مختصر خلاصۂ مضامینِ قرآن

پارہ ۲۰ تا ۲۲

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی رجسٹرڈ

ای میل: info@quranacademy.com

ویب سائٹ: www.quranacademy.com

مختصر خلاصہ مضامینِ قرآن

بیسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ۝ (النمل: ٦٠)

بیسویں پارے میں سورۂ نمل کے آخری ۳ رکوع، ۹ رکوعوں پر مشتمل مکمل سورۂ قصص اور سورۂ عنکبوت کے ابتدائی ۴ رکوع شامل ہیں۔

رکوع ۵ ...... آیات ۵۹ تا ٦٦

کوئی ہے جو ایسا کر سکے؟

سورۂ نمل کے پانچویں رکوع میں اللہ نے للکارنے کے انداز میں مشرکین سے دریافت فرمایا کہ بلند و بالا آسمان اور وسیع و عریض زمین کس نے تخلیق کی ہے؟ بارش کون برساتا ہے اور اِس کے ذریعہ حسین باغات کون اگاتا ہے؟ زمین کو جائے سکون و راحت کس نے بنایا ہے؟ زمین میں نہریں کس نے بہادی ہیں؟ بوجھل پہاڑوں کے ذریعہ زمین کو توازن کس نے بخشا ہے؟ میٹھے اور نمکین پانی کی آمیزش روکنے کا انتظام کس نے کیا ہے؟ کون ہے جو دکھ درد کے ماروں کی فریادیں سنتا اور اُن کی مشکلات آسان کرتا ہے؟ سمندر اور خشکی میں سفر کے دوران صحیح سمت کی طرف جانے کی قدرتی علامات یعنی پہاڑ، ندی، نالے، جنگلات، ستارے کس نے پیدا کیے ہیں؟ بارش کی آمد سے قبل ٹھنڈی ہواؤں کی صورت میں بشارت کون بھیجتا ہے؟ کائنات کی ہر شے کو کس نے بنایا ہے اور جو دوبارہ بھی اُن کی تخلیق پر قدرت رکھتا ہے؟ آسمان و زمین سے رزق کس نے پیدا کیا ہے؟ کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہیں جو مذکورہ بالا کارنامے انجام دے سکیں؟ نہیں! یہ کاری گری صرف اور صرف اللہ کی ہے۔ افسوس ہے شرک کرنے والوں پر!

رکوع ۶ ...... آیات ۶۷ تا ۸۲

اللہ کے کلام کی بے مثال عظمت

چھٹے رکوع میں کفار کا سوال بیان کیا گیا کہ قیامت اگر واقعی آنے والی ہے تو کب آئے گی؟ جواب دیا گیا کہ قیامت بہت جلد واقع ہونے والی ہے۔ البتہ غور تو کرو کہ ماضی میں قیامت کا انکار کرنے والوں کا کیا انجام ہوا؟ اللہ تو لوگوں پر بہت رحم کرنے والا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت ناشکری کرتی ہے۔ مومنوں کے لیے دنیا و آخرت میں رحمت اور ہدایت کے حصول کا ذریعہ قرآن ہے۔ اِس کتاب نے اُن معاملات کی حقیقت واضح کر دی ہے جن میں بنی اسرائیل نے اختلاف کیا تھا۔ یہ کتاب آگاہ کر رہی ہے کہ قربِ قیامت ایک جانور ظاہر ہوگا جو انسانوں کی طرح گفتگو کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے حقائق کی تصدیق کرے گا۔ اِس کی گفتگو اُن لوگوں پر حجت ہوگی جو آپ ﷺ کی تعلیمات کا انکار کرتے ہیں۔

رکوع ۷ ...... آیات ۸۳ تا ۹۳

جیسا عمل ویسا انجام

ساتویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ روزِ قیامت اللہ دین کی تعلیمات جھٹلانے والوں سے دریافت فرمائے گا کہ تم نے کیوں میری واضح آیات کو جھٹلایا؟ وہ ندامت کے مارے جواب نہ دے سکیں گے اور پھر جہنم میں پھینک دیے جائیں گے۔ روزِ قیامت صور میں پھونک ماری جائے گی اور تمام مخلوقات پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔ وہ سب اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ حاضر ہوں گی۔ جو انسان نیکی لے کر آیا، اُسے ایک نیکی کا کئی گنا اجر ملے گا۔ اِس کے برعکس جو بدنصیب برائیاں لے کر آیا اُسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ ہر آن اللہ کی بندگی کر رہے ہیں اور لوگوں کو قرآن کا پیغام تسلسل کے ساتھ پہنچا رہے ہیں۔ جو قرآن کی دعوت قبول کرے گا اُسے اچھا بدلہ مل کر رہے گا۔ جو یہ دعوت قبول نہ کرے گا برے انجام سے دوچار ہوگا۔ اللہ عنقریب اپنی ایسی نشانیاں دکھائے گا کہ لوگ جان لیں گے کہ قرآنِ مجید اللہ کا کلامِ برحق ہے۔

سورۂ قصص

حضرت موسیٰؑ کی ایمان افروز داستان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۳

اللہ نے دشمن کو محافظ بنا دیا

پہلے رکوع میں اللہ کی ایک زبردست تدبیر کا ذکر ہے۔ فرعون انتہائی ظالم تھا جس نے حضرت موسیٰؑ کی قوم کو غلام بنا رکھا تھا۔ وہ اُن کی افرادی قوت کو کمزور کرنے کے لیے اُن کے نومولود بچوں کو ذبح کر دیتا تھا۔ اللہ نے فیصلہ فرمایا کہ فرعون کو اپنی عظیم قدرت کا ایک مظہر دکھا دے۔ جب حضرت موسیٰؑ کی ولادت ہوئی تو اللہ نے الہام کے ذریعہ اُن کی والدہ کو رہنمائی دی کہ حضرت موسیٰؑ کو لکڑی کے ایک تابوت میں لٹا کر دریا کے حوالے کر دیں۔ تابوت دریا میں بہتا ہوا فرعون کے باغ میں پہنچ گیا۔ فرعون، حضرت موسیٰؑ کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن اُس کی بیوی حضرت آسیہ سلامٌ علیھا نے کہا کہ اِسے قتل مت کرو، کتنا پیارا بچہ ہے، ہم اِسے بیٹا بنا لیتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کی ہمشیرہ ذرا فاصلہ پر تابوت کے ساتھ ساتھ چلتے چلتے فرعون کے باغ میں پہنچ گئیں۔ پھر جب حضرت موسیٰؑ نے کسی بھی خاتون کا دودھ قبول نہ کیا تو اُن کی ہمشیرہ نے پیشکش کی کہ وہ ایک ایسی خاتون کو لا سکتی ہیں جو حضرت موسیٰؑ کو دودھ بھی پلائیں گی اور پوری ذمہ داری سے اُن کی دیکھ بھال بھی کریں گی۔ یوں اللہ نے فرعون کے محل میں حضرت موسیٰؑ کی پرورش اُن کی والدہ کی نگرانی میں کرانے کی تدبیر فرما دی۔ بلاشبہ اللہ بہترین تدبیر فرمانے والا ہے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۴ تا ۲۱

حضرت موسیٰؑ مدین میں

دوسرے رکوع میں بیان ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ بلوغت کی عمر کو پہنچے تو اللہ نے اُنہیں علم و حکمت کی دولت عطا فرمائی۔ علم و حکمت کی یہ عطا، نبوت کی تمہید ہے۔ وہ ایک روز شہر میں صبح کے وقت داخل ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ فرعون کی قوم کا ایک آدمی یعنی قبطی ایک اسرائیلی پر تشدد کر رہا ہے۔ اسرائیلی نے آپؑ کو مدد کے لیے پکارا۔ آپؑ نے قبطی کو ظلم کی سزا دینے کے لیے گھونسا رسید کیا۔

گھونسے کی ضرب ایسی کاری ثابت ہوئی کہ قبطی گرا اور مر گیا۔ حضرت موسیٰؑ کو اِس پر ندامت ہوئی۔ اُنہوں نے اللہ سے معافی کی التجا کی اور اللہ نے اُنہیں خواب یا الہام کے ذریعہ بخشش کی بشارت دی۔ فرعون تک اِس قتلِ خطا کی اطلاع پہنچ گئی۔ اُس نے حضرت موسیٰؑ سے انتقام لینے کا فیصلہ کیا۔ آپؑ نے اللہ سے عافیت کی دعا کی۔ اللہ نے آپؑ کو مدین کے علاقے میں پہنچا دیا۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۲ تا ۲۸

ایک عاجزانہ دعا اور اُس کی قبولیت

تیسرے رکوع میں ذکر ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ مدین پہنچے تو دیکھا کہ پانی کے ایک گھاٹ پر چرواہے اپنی بکریوں کو پانی پلا رہے تھے۔ البتہ دو لڑکیاں ایک طرف کھڑی تھیں۔ آپؑ کے دریافت کرنے پر لڑکیوں نے بتایا کہ ہمارے والد ضعیف ہیں۔ گھر پر اور کوئی مرد نہیں لہٰذا بکریوں کو چرانے اور پانی پلانے کی ذمہ داری ہمیں ادا کرنی پڑتی ہے۔ آپؑ نے چرواہوں کو ہٹا کر پہلے اُن لڑکیوں کی بکریوں کو پانی پلایا۔ پھر ایک درخت کے سایہ میں آ کر اللہ سے پردیس کی بے کسی میں مدد کی یوں التجا کی **رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ** ...... اے میرے رب! تو جو خیر میری جھولی میں ڈال دے میں اُسی کا محتاج ہوں۔ اللہ نے حضرت موسیٰؑ کی دعا قبول فرمائی۔ جن لڑکیوں کے ساتھ اُنہوں نے حسنِ سلوک کیا تھا اُن میں سے ایک لڑکی حضرت موسیٰؑ کے پاس بالفاظِ قرآنی **تَمۡشِیۡ عَلَی اسۡتِحۡیَآءٍ** ''نہایت شرم و حیا سے چلتی ہوئی آئی''۔ گویا قرآنِ کریم خواتین کی شرم و حیا کی صفت کو خوب نمایاں کر کے بیان کر رہا ہے۔ اُس لڑکی نے کہا کہ ہمارے والد شیخِ مدین آپؑ کو بلا رہے ہیں۔ آپؑ نے اپنی پوری داستان شیخِ مدین کو سنائی۔ شیخِ مدین نے آپؑ کو اطمینان دلایا کہ آپؑ یہاں پر محفوظ ہیں۔ پھر پیشکش کی کہ اگر آپؑ آٹھ یا دس سال تک اُن کی بکریوں کی دیکھ بھال پر راضی ہوں تو وہ آپؑ کو نہ صرف رہائش دیں گے بلکہ ایک بچی کا نکاح بھی آپؑ سے کر دیں گے۔ حضرت موسیٰؑ نے یہ پیشکش قبول فرمالی۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۹ تا ۴۲

حضرت موسیٰؑ پر ظہورِ نبوت

چوتھے رکوع میں ذکر ہے کہ حضرت موسیٰؑ، شیخِ مدین کے ساتھ خدمات کی طے شدہ مدت پوری

کرنے کے بعد اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ مصر روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر اللہ نے اُنہیں نبوت سے سرفراز فرمایا اور دو معجزات عطا فرمائے۔ اُن کا عصا زمین پر ڈالتے ہی ایک سانپ کی صورت اختیار کر لیتا۔ اِسی طرح اُن کا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالنے کی صورت میں چمکتا ہوا برآمد ہوتا۔ اب اُنہیں حکم دیا گیا کہ وہ اِن معجزات کے ساتھ آلِ فرعون کی طرف جائیں، اُنہیں توحید پر ایمان لانے کی دعوت دیں۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ سے بڑے بھائی حضرت ہارونؑ کو بھی رسالت کے منصب پر فائز کرنے کی درخواست کی۔ اللہ نے اِس درخواست کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا۔ جب حضرت موسیٰؑ نے آلِ فرعون کو حق کی دعوت دی اور معجزات دکھائے تو اُنہوں نے حق کو جھٹلایا اور معجزات کو جادو قرار دیا۔ اللہ نے آلِ فرعون کو حق دشمنی کی سزا دی اور سمندر میں غرق کر دیا۔ رہتی دنیا تک لعن طعن اُن کے مقدر میں کر دی۔ پھر آخرت میں بھی وہ بری طرح ذلیل کیے جائیں گے۔

رکوع ۵ ...... آیات ۴۳ تا ۵۰

گزشتہ واقعات کا بیان ...... رسالت محمدی ﷺ کا ثبوت

پانچویں رکوع میں یہ حقیقت بیان ہوئی کہ گزشتہ واقعات کا بیان اِس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ ﷺ مصر، مدین یا کوہ طور کے پاس موجود نہ تھے کہ وہاں ظہور پذیر ہونے والے واقعات کی تفصیل بتائیں۔ اللہ نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعہ ماضی کے واقعات بتائے تاکہ آپ ﷺ لوگوں کو تاریخ کے اصل حقائق سے آگاہ کر دیں اور اُنہیں عقائد واعمال کی اصلاح کی طرف متوجہ کریں۔ آپ ﷺ کے آنے سے پہلے اگر مشرکینِ مکہ پر کوئی عذاب آ جاتا تو وہ کہتے کہ اے اللہ! تو نے ہماری طرف رسول کیوں نہیں بھیجا؟ اگر تو رسول بھیج دیتا تو ہم بھی ایمان لے آتے اور یوں برباد نہ ہوتے۔ اب جب کہ رسول ﷺ آ چکے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اُن کو تورات کی طرح کی لکھی ہوئی کتاب کیوں نہیں ملی؟ حالانکہ اِس سے پہلے یہ لوگ تورات کا بھی انکار کر چکے ہیں۔ اے نبی ﷺ اِن سے کہیے کہ تم تورات اور قرآن کے علاوہ کوئی اور اللہ کی کتاب لے آؤ، میں اُس کی پیروی کروں گا۔ لیکن اگر یہ آپ ﷺ کی بات نہ مانیں تو جان لیں کہ یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں۔ جو خواہشات کی پیروی کرتا ہے وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوتا اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

رکوع ۶ ...... آیات ۵۱ تا ۶۰

ہدایت صرف اللہ ہی دے سکتا ہے

چھٹے رکوع میں مشرکینِ مکہ کی محرومی اور اہلِ کتاب کے صالحین کی خوش بختی کا بیان ہے۔ مشرکینِ مکہ کے سامنے قرآنِ حکیم تسلسل کے ساتھ نازل ہوتا رہا لیکن وہ ہدایت سے محروم رہے۔ دوسری طرف حبشہ سے آنے والے عیسائی ایک ہی بار قرآنِ کریم سن کر ایمان لے آئے۔ مکہ والوں نے اُن کی توہین کی لیکن اُنہوں نے جواب میں صبر اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ اُن کی برائی کا جواب بھلائی سے دیا۔ عیسائی کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے قبل آنے والے تمام انبیاء پر ایمان رکھتے تھے لہٰذا مسلمان تھے۔ اب نبی اکرم ﷺ پر ایمان لا کر گویا دوبارہ مسلمان ہوئے اِس لیے اُنہیں دہرے اجر کی بشارت دی گئی۔ نبی اکرم ﷺ کو انتہائی دکھ تھا کہ حبشہ سے آکر لوگ ایمان لے آئے لیکن مکہ والے اِس نعمت سے محروم رہے۔ خاص طور پر ابو طالب کے ایمان نہ لانے پر آپ ﷺ کو شدید صدمہ تھا۔ اللہ نے تسلی دی کہ آپ ﷺ کی ذمہ داری حق پہنچانا ہے اور یہ فریضہ آپ ﷺ بحسن وخوبی ادا فرما رہے ہیں۔ کسی کو ہدایت دینا صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ مشرکینِ مکہ دہائی دیتے تھے کہ اگر ہم نے بت پرستی کی نفی کر دی تو ہم برباد ہو جائیں گے۔ وہ سوچتے تھے کہ خانہ کعبہ میں جو کئی قبیلوں کے بت رکھے ہوئے ہیں، وہ قبیلے اِن بتوں کے لیے سارا سال آکر نذرانے پیش کرتے ہیں جو ہم وصول کرتے ہیں۔ وہ ہمیں اپنا مذہبی امام مان کر ہمارے تجارتی قافلوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ بت پرستی کی نفی سے ہماری معیشت تباہ ہو جائے گی۔ جواب دیا گیا کہ جمے ہوئے کاروبار اور مضبوط معیشت تباہی سے نہیں بچا سکتی۔ گزشتہ قوموں کی تباہی کی داستانیں، عبرتناک مثالیں ہیں۔ پھر دنیا کا مال واسباب وقتی اور گھٹیا ہے۔ آخرت کی نعمتیں دائمی اور اعلیٰ ہیں۔ وہ لوگ واقعی احمق ہیں جو دنیا میں اپنی معیشت کی خوشحالی کو حق کا ساتھ دینے پر ترجیح دیں۔

رکوع ۷ ...... آیات ۶۱ تا ۷۵

روزِ قیامت مشرکین کی بے بسی اور ذلت

ساتویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ ایسے لوگ گھاٹے کا سودا کرتے ہیں جو عارضی دنیا میں تو عیش کر لیں لیکن آخرت کی ہمیشہ ہمیش کی زندگی میں قیدی بن کر جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھتے رہیں۔

روزِ قیامت اللہ مشرکین سے پوچھے گا کہ کہاں ہیں تمہارے وہ خود ساختہ معبود جنہیں تم بڑا بااختیار سمجھتے تھے؟ معبودانِ باطل یعنی دنیادار مذہبی وسیاسی پیشوا کہیں گے کہ ہم خود گمراہ تھے اور ہم نے اِن کو بھی گمراہ کیا۔ مشرکین سے کہا جائے گا کہ پکارو اپنے معبودوں کو۔ وہ پکاریں گے لیکن پکار کا کوئی جواب نہ آئے گا۔ خیر اِسی میں ہے کہ ہر قسم کے شرک سے سچی توبہ کر لی جائے۔ اللہ ہی کو معبود مانا جائے جو کل اختیار رکھتا ہے۔ اگر وہ بندوں پر ہمیشہ کے لیے رات طاری کر دے تو کوئی ہے جو دن کا اُجالا لا سکے؟ اگر وہ ہمیشہ کے لیے دن طاری کر دے تو کوئی ہے جو سکون دینے والی رات لا سکے؟ روزِ قیامت ہر اُمت کے رسول اللہ کی طرف سے اُس امت پر گواہ بن کر آئیں گے۔ وہ گواہی دیں گے کہ اُنہوں نے اُمت تک توحید کی دعوت پہنچانے کا حق ادا کر دیا تھا۔ اب مشرکین کے پاس اپنے شرک کا کوئی جواز نہ ہوگا۔ بے بسی اور لاچارگی کے اُس عالم میں کوئی خود ساختہ معبود اُن کے کام نہ آئے گا۔

رکوع ۸ ...... آیات ۷۶ تا ۸۲

قارون کا عبرتناک واقعہ

آٹھویں رکوع میں قارون کا عبرتناک واقعہ بیان ہوا۔ اُس کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا۔ اُس کے مال و دولت کے خزانے انتہائی کثیر تھے۔ وہ دولت کے نشہ میں تکبر کرتا تھا اور فرعون کا ایجنٹ بن کر اپنی ہی قوم پر ظلم کرتا تھا۔ اہلِ خیر نے اُسے نصیحت کی کہ زمین میں ناحق تکبر نہ کرو، دولت کے ذریعہ خیر کے کام کرو اور ظلم وستم کر کے زمین میں فساد نہ مچاؤ۔ اُس نے اکڑ کر کہا کہ مجھے مال و دولت اپنے علم کی بنیاد پر ملا ہے۔ کیا وہ جانتا نہیں تھا کہ ماضی میں ہلاک ہونے والی کئی قومیں دولت اور طاقت کے اعتبار سے اُس سے کہیں آگے تھیں۔ ایک روز وہ پوری شان وشوکت سے شہر میں نمودار ہوا۔ دنیاداروں نے حسرت سے کہا کہ کاش ہمیں بھی قارون جیسے خزانے عطا ہوں۔ ایسے میں علمِ حقیقت رکھنے والوں نے کہا کہ نہیں، اصل خزانہ آخرت کا اجر وثواب ہے جو نیکیاں کرنے والے مومنوں کو ملتا ہے۔ بالآخر قارون اپنے جملہ مال و اسباب کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہی لوگ جو پہلے اُس کی طرح دولت مند بننے کی تمنا کر رہے تھے، اب اللہ کا شکر ادا کرنے لگے کہ وہ تباہی سے بچ گئے۔ اُنہیں اِس حکمت کی سمجھ آ گئی تھی کہ خیر اللہ کے دیے پر راضی رہنے ہی میں ہے۔

رکوع۹ ...... آیات۸۳ تا ۸۸

آخرت میں کون سرخرو ہوگا؟

آخری رکوع میں رہنمائی دی گئی ہے کہ آخرت کا اجروثواب اُن کے لیے ہے جو نہ فرعون کی طرح زمین میں سرکشی کریں اور نہ قارون کی طرح فساد مچائیں۔روزِ قیامت جوشخص نیکی لایا اُسے ایک نیکی کا کئی گنا اجر ملے گا۔اِس کے برعکس جو بدنصیب برائی لایا اُسے برائی کا بالکل ویسا ہی بدلہ ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ کو بشارت دی گئی کہ جس رب تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قرآنِ حکیم لوگوں تک پہنچانے کی بھاری ذمہ داری ڈالی ہے وہ آپ ﷺ کو ضرور کامیابی کی اعلیٰ منازل تک پہنچائے گا۔اللہ نے آپ ﷺ کو نبوت و رسالت اپنے خاص فضل سے عطا فرمائی ہے۔اُس کے شکر کا تقاضا ہے کہ آپ ﷺ اُسی کے ہوکر رہیں اور کافروں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہ کریں۔صرف اُسی کی بندگی کریں۔اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔اُسی کی ذات ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی ہے۔ ہر فیصلہ کا اختیار اُسی کے پاس ہے اور روزِ قیامت خواہی نخواہی اُس کے سامنے حاضر ہونا ہے۔

سورۂ عنکبوت

صبرواستقامت کی تلقین

رکوع۱ ...... آیات۱ تا ۱۳

صرف کلمہ پڑھ لینے سے جنت نہیں ملے گی

پہلے رکوع میں خبردار کیا گیا کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ محض زبان سے ایمان کا اقرار اُنہیں جہنم سے بچالے گا۔ اللہ آزمائش کے ذریعہ ظاہر کردے گا کہ کون سچا مومن ہے اور کون جھوٹا۔ جو لوگ آزمائشوں میں ثابت قدم رہیں گے، اللہ اُن کے گناہ معاف فرمادے گا اور اُنہیں بھرپور اجر دے گا۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم اللہ ہی نے دیا ہے۔البتہ اگر وہ شرک کرنے پر مجبور کریں تو اب اُن کی بات نہیں مانی جائے گی۔مشرکینِ مکہ کے بڑے بوڑھے نوجوانوں کو بڑے میٹھے انداز میں سمجھاتے تھے کہ محمد ﷺ کی بات نہ مانو، ہمارے راستے پر چلو۔اگر ہمارے راستے پر چلنا گناہ ہے تو ہم روزِ قیامت یہ گناہ اپنے سر لے لیں گے۔حقیقت یہ ہے کہ روزِ قیامت کوئی کسی کا گناہ

اپنے ذمہ نہ لے سکے گا۔البتہ گمراہ کرنے والوں کو دگنی سزا ملے گی۔اپنی گمراہی کا وبال بھی اُن پر آئے گا اور دوسروں کو گمراہ کرنے کا عذاب بھی اُنہیں جھیلنا پڑے گا۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۴ تا ۲۲

اُس کی بندگی کرو جو رزق دیتا ہے

دوسرے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ حضرت نوحؑ نے ۹۵۰ برس تک صبر و استقامت سے قوم کو دعوتِ حق دی۔قوم کی اکثریت نے حق کی دعوت کو ٹھکرا دیا۔اللہ نے ایک طوفان کے ذریعہ مخالفینِ حق کو ہلاک کر دیا۔حضرت ابراہیمؑ نے قوم کو دعوت دی کہ اُس اللہ کی بندگی کرو جو تمہیں رزق دیتا ہے۔تم جن کی بندگی کر رہے ہو وہ تمہیں کچھ نہیں دے سکتے۔تم نے بالآخر اللہ کی عدالت میں حاضر ہونا ہے اور اپنے اعمال کا بدلہ پانا ہے۔جو بدنصیب اللہ کے سامنے حاضری کا انکار کر رہے ہیں، وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہوں گے اور دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۳ تا ۳۰

باطل پر اڑے رہنے کا سبب

تیسرے رکوع میں بیان کیا گیا کہ قوم نے حضرت ابراہیمؑ کی دعوت کو جھٹلایا اور اُنہیں دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا۔اللہ نے اُنہیں محفوظ رکھا۔اُنہوں نے قوم کو آگاہ کیا کہ تم جانتے ہو کہ مٹی کے بنائے ہوئے بت تمہارے کچھ کام نہیں آسکتے۔یہ رشتہ داریوں کے بندھن اور باہمی مفادات ہیں جو تمہارے پاؤں کی بیڑیاں بن چکے ہیں اور تم باطل تصورات پر اڑے ہوئے ہو۔روزِ قیامت تم ایک دوسرے پر لعنت کرو گے اور ایک دوسرے کو اپنی گمراہی کا ذمہ دار قرار دو گے۔وہاں تم سب کا ٹھکانہ جہنم ہے اور کوئی تمہاری مدد کے لیے نہ آئے گا۔اُنہوں نے جب محسوس کیا کہ اِس قوم سے کسی بھلائی کی توقع نہیں تو قوم کو چھوڑ کر ہجرت فرمائی۔اُن کے ساتھ حضرت لوطؑ بھی تھے۔
حضرت لوطؑ ایک ایسی قوم کی طرف اصلاح کے لیے بھیجے گئے جس نے سب سے پہلے ہم جنس پرستی جیسے قبیح جرم کا ارتکاب کیا تھا۔جب حضرت لوطؑ نے اُس قوم کو اِس بدفعلی سے روکا تو وہ اکڑ کر عذاب لے آنے کا مطالبہ کرنے لگی۔

رکوع ۴ ...... آیات ۳۱ تا ۴۴

شرک کی حقیقت ...... مکڑی کا جال

چوتھے رکوع میں پانچ مجرم قوموں پر اللہ کے عذاب کا ذکر ہے۔ اِن میں قومِ لوطؑ ، اصحابِ مدین، قومِ عاد، قومِ ثمود اور آلِ فرعون شامل ہیں۔ اِس کے بعد قوموں پر آنے والے عذابوں کی صورتیں بیان کی گئیں۔ تیز آندھی جس کے ذریعہ قومِ لوطؑ پر کنکریاں برسائی گئیں۔ زلزلہ جس کے ذریعہ قومِ ثمود اور اصحابِ مدین کو ہلاک کیا گیا۔ زمین میں دھنسا دینا جس کے ذریعہ قارون کو برباد کیا گیا۔ طوفان یا سمندر میں غرق کر دینا جیسا کہ قومِ نوحؑ اور آلِ فرعون کو تباہ کیا گیا۔ یہ تمام مجرم قومیں شرک کے جرم میں مبتلا تھیں لیکن ان کے خود ساختہ معبود اُنہیں عذاب سے نہ بچا سکے۔ اللہ کے سوا دیگر معبودوں سے کسی چیز کی امید رکھنا یا اُن پر اعتماد کرنا بالکل اِسی طرح ہے جیسے کسی مکڑی کا جال بنانا۔ مکڑی کا جال جس طرح انتہائی کمزور ہوتا ہے بالکل اِسی طرح اللہ کے سوا کسی اور پر بھروسہ اور اعتماد بھی بے فائدہ اور ناپائیدار ہوتا ہے۔

اکیسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿﴾ (العنکبوت :۴۵)

اکیسویں پارے میں سورۂ عنکبوت کے آخری ۳ رکوع، ۶ رکوعوں کے ساتھ سورۂ روم مکمل، ۴ رکوعوں کے ساتھ سورۂ لقمان مکمل، ۳ رکوعوں کے ساتھ سورۂ سجدہ مکمل اور سورۂ احزاب کے پہلے تین رکوع شامل ہیں۔

رکوع ۵...... آیات ۴۵ تا ۵۱

اللہ کا ذکر...... تسکینِ قلب اور تزکیۂ نفس کا ذریعہ

پانچویں رکوع میں شدید مخالفانہ ماحول میں کام کرنے کے لیے ہدایات دی جا رہی ہیں۔ پہلی ہدایت یہ ہے کہ اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ اللہ کے ذکر کا حاصل تسکینِ قلب بھی ہے اور تزکیہ نفس

بھی۔ اللہ کے ذکر کا اعلیٰ ترین ذریعہ ہے تلاوتِ قرآنِ کریم اور جامع ترین صورت ہے نماز۔ نماز انسان کو بار بار عہدِ بندگی یاد دلا کر برائی و بے حیائی سے روک دیتی ہے۔ کسی کو دعوتِ دین دیتے ہوئے شائستہ اور مہذب انداز اختیار کیا جائے۔ ہٹ دھرمی کا طرزِ عمل اختیار کرنے والوں سے خوبصورتی کے ساتھ علیحدگی اختیار کر لی جائے۔ دعوت کی بنیاد مشترکہ نکات کو بنایا جائے۔ بشارت دی گئی کہ اہلِ کتاب اور اہلِ مکہ میں ایسے سلیم الفطرت لوگ ہیں جو ایمان لے آئیں گے۔ البتہ کچھ ایسے ظالم ہیں جو قرآنِ حکیم جیسا معجزانہ کلام سامنے آنے کے باوجود معجزات طلب کر رہے ہیں۔ اُنہیں آگاہ کر دیا گیا کہ معجزے تو صرف اللہ ہی دکھا سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو اللہ نے قرآن جیسا معجزہ عطا کیا ہے جس کی مانند کلام لانا کسی کے لیے ممکن ہی نہیں۔ یہ قرآن بلاشبہ رحمت بھی ہے اور اصل حقائق کی یاددہانی کرانے کا مؤثر ذریعہ بھی۔

رکوع ۶ ...... آیات ۵۲ تا ۶۳

ہجرت کا حکم اور فضیلت

چھٹے رکوع میں اہلِ ایمان کو آگاہ کیا گیا کہ اہمیت کسی خطۂ زمین کی نہیں، اللہ کی عبادت کی ہے۔ اگر کسی علاقہ میں اللہ کی عبادت کرنا دشوار ہو جائے تو وہاں سے ہجرت کر جاؤ۔ اگر کوئی شخص زمین کو مقدس سمجھ کر یا وقتی مفادات کی وجہ سے اُس سے چمٹا رہے گا تو عنقریب موت آ کر اُسے اِس زمین سے جدا کر دے گی۔ بہتر ہے کہ خود ہی ہجرت کر لو۔ اللہ ہجرت کرنے والوں کے گناہ بخش دے گا، اُنہیں دنیا میں عمدہ ٹھکانہ اور آخرت میں جنت کے بالا خانے عطا کرے گا۔

رکوع ۷ ...... آیات ۶۴ تا ۶۹

دنیا کی زندگی محض ڈرامہ ہے

ساتویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ دنیوی زندگی ایک ڈرامہ کی طرح ہے جس کا دورانیہ محدود ہوتا ہے۔ مختلف افراد اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ البتہ ڈرامہ ختم ہوتے ہی ہر فرد اپنی اصل اوقات پر آ جاتا ہے۔ اِسی طرح دنیا میں کوئی امیر ہے اور کوئی فقیر۔ یہ تمام حالات عارضی ہیں۔ موت کے بعد ہر اک کو ایک جیسے کفن اور ایک جیسی قبر کی کوٹھڑی میں آخرت کا انتظار کرنا ہے۔ آخرت میں بدلہ دنیا میں اچھے یا برے کردار کے اعتبار سے ملے گا۔ یہ بدلہ دائمی ہو گا جو ابدی جنت یا ابدی جہنم

کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ جولوگ آخرت کو مقصود بنا کر، مال وجان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، اللہ اُن ہی کو اپنے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ گویا ہدایت اُسی کو ملے گی جو نہ صرف قرآنِ مجید کی تعلیمات کو سمجھے بلکہ ذوق وشوق سے اِن پر عمل کرے، اِن کو دوسروں تک پہنچائے اور اِن کے نفاذ کے لئے مال اور جان سے جہاد کرے۔ اللہ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ روم

اللہ کی نعمتوں اور قدرتوں کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۰

مسلمانوں کے لئے خوشخبری

پہلے رکوع میں بیان کیا گیا کہ سرزمینِ فلسطین میں آتش پرست ایرانیوں نے اہلِ کتاب رومیوں کو شکست سے دوچار کردیا ہے۔ آتش پرست مشرکوں کی کامیابی پر مشرکینِ مکہ خوش اور مسلمان غمگین ہیں۔ مسلمانوں کو بشارت دی گئی کہ چند ہی سالوں میں رومیوں کو فتح حاصل ہوگی۔ یہ فتح ایک ایسے روز حاصل ہوگی جس روز مسلمان بھی اللہ کی مدد کے سہارے ایک کامیابی پر خوشیاں منا رہے ہوں گے۔ یہ خوشخبری عین بدر کے دن پوری ہوئی اور قرآن کے کلام اللہ ہونے کا ثبوت ظاہر ہو گیا۔ جس قرآن نے اِس فتح کی خبر دی، وہی بتا رہا ہے کہ آخرت بھی آئے گی۔ افسوس کہ انسانوں کی اکثریت دنیا کی زندگی کے بھی صرف ظاہر سے واقف ہے اور آخرت سے تو بالکل ہی غافل ہے۔ اگر لوگ غور کریں تو اُن کے وجود میں ضمیر آخرت کے آنے پر دلیل ہے۔ وہ ہر نیکی پر تسکین اور ہر برائی پر خلش پیدا کر کے ثابت کرتا ہے کہ نیکی کا اچھا بدلہ اور بدی کا برا بدلہ مل کر رہے گا۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۱ تا ۱۹

روزِ قیامت کیا ہوگا؟

دوسرے رکوع میں بتایا گیا کہ روزِ قیامت تمام انسان اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے دو گروہوں میں تقسیم ہوجائیں گے۔ نیک انسانوں کا مقام جنت ہوگا جہاں اُن کی بھرپور مہمان نوازی ہوگی۔ مجرم لوگ عذاب میں گرفتار، شدید مایوسی سے دوچار ہوں گے۔ کوئی من گھڑت معبود اُن کی

سفارش نہیں کرے گا بلکہ وہ خود بھی اپنے خود ساختہ معبودوں سے اعلانِ بیزاری کریں گے۔ مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ وہ صبح وشام اور دن ورات اُس اللہ کی تسبیح وحمد کریں جو مردہ کو زندہ کرتا ہے اور زندہ کو موت دیتا ہے۔ اُس کا مردہ زمین کو زندہ کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ انسانوں کو بھی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۰ تا ۲۷

اللہ کی بے مثال قدرتیں اور رحمتیں

تیسرے رکوع میں اللہ کی کئی قدرتوں اور رحمتوں کا ذکر ہے۔ اللہ نے مٹی سے کروڑوں انسان تخلیق کیے جو پوری زمین پر پھیلے ہوئے ہیں۔ بیوی کو شوہر کے لیے تسکین بخش نعمت بنایا۔ آسمانوں اور زمین کی تخلیق اللہ کی عظیم قدرت کا عظیم شاہکار ہے۔ بے شمار انسانی بولیاں قدرتِ خداوندی کا حیران کن مظہر ہیں۔ مختلف رنگوں میں مخلوقات کی تخلیق اللہ کی حسین کاری گری کا نمونہ ہے۔ رات اور اُس میں میٹھی نیند اللہ کے کرم کی فرحت بخش نشانی ہے۔ دن کا اجالا اور اُس میں مختلف سرگرمیوں کے لیے بھاگ دوڑ اللہ کی رحمت ہی سے ممکن ہے۔ آسمانوں سے برستی ہوئی موسلا دھار بارش اللہ کی حیات بخش نعمت ہے۔ بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا اور طرح طرح کی نباتات کا پیدا ہونا اللہ کی قدرت کے عظیم خزانوں کا عکس ہے۔ آسمانوں اور زمین کا ایک توازن کے ساتھ قائم رہنا اللہ کا کتنا بڑا انعام ہے۔ اللہ کے اقتدار کا یہ عالم ہے کہ اُس کے ایک حکم سے تمام انسان قبروں سے نکل کر اُس کی بارگاہ میں جمع ہو جائیں گے۔ کائنات کی ہر شے اُسی کے حکم سے اپنا اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ بلاشبہ اللہ کی شان سب سے اونچی اور قائم ودائم رہنے والی ہے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۸ تا ۴۰

فطرت کی پکار...... اللہ کی مکمل اطاعت

چوتھے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ انسان کی فطرت میں اللہ کی معرفت، اُس سے لو لگانے کی خواہش اور صرف اُسی کی اطاعت کرنے کا جذبہ رکھ دیا گیا ہے۔ انسان کے باطن میں برائی کرنے سے خلش پیدا ہوتی ہے اور نیکی کرنے سے خوشی کی لہر اُٹھتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ فطرت کی پکار کے مطابق اللہ کی ہر نافرمانی سے بچیں۔ کچھ باتوں میں اللہ کی اطاعت کرنے والے اور کچھ میں

نافرمانی کرنے والے درحقیقت مشرک ہیں۔اُن کا معبود صرف اللہ نہیں بلکہ نفس بھی ہے۔وہ کچھ باتیں اللہ کی مانتے ہیں اور کچھ اپنی خواہشِ نفس کی۔وہ دین کے کسی ایک حصہ کو اختیار کر کے خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہی پر سمجھ رہے ہیں۔اللہ ہمیں پورے کے پورے دین پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!اِسی رکوع میں مزید ارشاد ہوا کہ جو مال تم اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہو اُس سے تمہیں اللہ کی قربت حاصل ہوتی ہے۔جو مال تم سود پر دیتے ہو اُس سے اللہ ناراض ہوتا ہے، باہم نفرتیں پیدا ہوتی ہیں اور معاشرہ بے برکتی کا شکار ہو جاتا ہے۔تم کیوں اللہ کو ناراض کرتے ہو حالانکہ اُس نے تمہیں پیدا کیا، رزق دیا، موت دے گا اور پھر دوبارہ زندہ کرے گا۔کیا کوئی اور معبود ایسا کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں!تو پھر کوئی جواز ہے اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنے کا؟

رکوع۵......آیات ۴۱ تا ۵۳

قوموں پر عذاب گناہوں کی وجہ سے آتا ہے

پانچویں رکوع میں خبردار کیا گیا کہ لوگوں پر عذاب اُن کے گناہوں کی وجہ سے آتے ہیں۔عذابوں کے ذریعہ اللہ قوموں کو جھنجھوڑتا ہے تاکہ وہ اپنی روش پر توبہ کریں اور نیکی کی راہ اختیار کریں۔تاریخ اِس بات پر گواہ ہے کہ عذاب اُن قوموں پر آیا جو شرک کا جرم کر رہی تھیں یا اللہ کے دین کے کچھ احکام پر عمل کرتی تھیں اور کچھ احکام کو پاؤں تلے روندتی تھیں۔عذاب سے بچنے کے لیے ہمیں اپنا رُخ خالص دین کی طرف کرنا چاہیے یعنی زندگی کے ہر گوشے میں اللہ کی اطاعت کرنی چاہیے۔ دنیا کے عذاب اور آخرت کی رسوائی سے بچنے کا یہی طریقہ ہے۔

رکوع۶ ......آیات۵۴ تا ۶۰

اللہ کی قدرت اور بندے کی بے بسی

چھٹے رکوع میں انسان کو یاد دلایا گیا کہ اللہ نے اُسے لاچار اور کمزور پیدا کیا۔پھر رفتہ رفتہ اُسے قوت اور توانائی دی۔پھر وہ دوبارہ اُسے لاغر اور لاچار کر دیتا ہے۔بلاشبہ انسان پورے کا پورا اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔روزِ قیامت مجرم بڑی حسرت سے کہیں گے کہ ہم دنیا میں صرف ایک گھڑی کا وقت گزار کر آئے ہیں لیکن وہ حسرت اُس روز اُن کے کام نہ آئے گی۔اللہ نے قرآنِ کریم میں لوگوں کی ہدایت کے لیے ہر مثال بیان کر دی ہے لیکن اکثر لوگ پھر بھی حق کو جھٹلا رہے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کو خوش خبری دی گئی کہ عنقریب اللہ کا وعدہ پورا ہوگا اور حق کو غلبہ حاصل ہوگا۔ آپ ﷺ استقامت کے ساتھ حق پر ڈٹے رہیں اور ثابت کر دیں کہ کوئی دھمکی، کوئی تشدد، کوئی لالچ اور مصالحت کی کوئی پیشکش آپ ﷺ کو سیدھی راہ سے نہیں ہٹا سکتی۔

سورۂ لقمان

علم وحکمت کا خزانہ

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۱

مفاد پرست عناصر کی سازش

پہلے رکوع میں بیان کیا گیا کہ قرآنِ کریم اُن بندوں کے حق میں ہدایت و رحمت ہے جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت میں جوابدہی کا پورا یقین رکھتے ہیں۔ بلاشبہ ایسے ہی لوگ روزِ قیامت سرخرو ہونے والے ہیں۔ لوگوں میں سے ایسے مجرم بھی ہیں جو کھیل، تماشے اور غافل کرنے والی دیگر سرگرمیوں کے ذریعہ دوسروں کو قرآن سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب بھی اُنہیں قرآن کے ذریعہ نصیحت کی جاتی ہے تو بڑے تکبر اور حقارت سے نصیحت کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ ہر دور میں لوٹ کھسوٹ کرنے والے مفاد پرست عناصر اصل مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے اُنہیں کھیلوں، ڈراموں اور طرح طرح کے میلوں میں مشغول کر دیتے ہیں۔ اِس طرح وہ لوٹ کھسوٹ کے خلاف عوام کو اُٹھ کھڑے ہونے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے ظالموں کے لیے آخرت میں ذلت آمیز عذاب ہے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۲ تا ۱۹

حضرت لقمان کی حکیمانہ نصیحتیں

دوسرے رکوع میں حضرت لقمان کی حکیمانہ نصیحتیں بیان ہوئیں۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو تلقین کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ بلاشبہ ایسا کرنا بہت بڑی ناانصافی ہے۔ اِس کے بعد اللہ نے وصیت کی کہ والدین اور بالخصوص ماں کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ اگر والدین شرک پر مجبور کریں تو اُن کی بات نہ مانو لیکن اُن کی خدمت کرتے رہو۔ حضرت لقمان نے مزید فرمایا کہ

اے میرے بیٹے! یادرکھو کہ اعمال محفوظ کیے جارہے ہیں اور اِن کا نتیجہ ظاہر ہوکر رہے گا۔نماز قائم کرو، نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو اور مخالفت پر صبر کرو۔لوگوں کو حقیر نہ سمجھو، زمین پر اکڑ کر نہ چلو، ہر معاملہ میں میانہ روی اختیار کرو اور بلند آواز سے لوگوں پر غالب آنے کی کوشش نہ کرو۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۰ تا ۳۰

اللہ کی بلند شان

تیسرے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ نے بندوں پر ظاہری و باطنی عنایات کی انتہا کر دی ہے لیکن کچھ احسان فراموش اللہ کے احکامات پر آباء و اجداد کے عقائد اور رسومات کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگر وہ باز نہ آئے تو سخت عذاب میں مبتلا کر دیئے جائیں گے۔جو نیک بندے اپنا سرِ تسلیم اللہ کے احکام کے سامنے خم کر چکے ہیں، وہ عنقریب لازوال نعمتوں سے فیض یاب ہوں گے۔اللہ کی بلند شان کا تو یہ عالم ہے کہ اگر زمین کے تمام درخت قلم بنا دیئے جائیں اور زمین پر موجود سمندروں جیسے سات سمندر سیاہی بنا دیئے جائیں تو یہ قلم گھس جائیں گے اور سیاہی ختم ہو جائے گی لیکن اللہ کے کلمات کا بیان مکمل نہ ہوگا۔تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنا اللہ کے لیے ایسا ہی ہے جیسے کسی ایک انسان کو زندہ کرنا۔

رکوع ۴ ...... آیات ۳۱ تا ۳۴

ڈرو یومِ حساب سے!

چوتھے رکوع میں حکم دیا گیا کہ ڈرو اُس دن سے جب باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے کام نہ آسکے گا۔اللہ کا یہ وعدہ سچا ہے۔کہیں تمہیں دنیا کی زندگی غافل نہ کر دے۔اِس کی رعنائیوں میں نہ کھو جانا۔کہیں شیطان تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ میں نہ ڈال دے کہ وہ غفور و رحیم ہے اور تم اُس کی رحمت کے سہارے گناہ پہ گناہ کیے جاؤ۔بلاشبہ اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے مگر اُس کی پکڑ بھی بہت سخت ہے۔مزید بیان ہوا کہ پانچ باتوں کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔قیامت کب واقع ہو گی؟ بارش کب، کہاں اور کتنی نازل ہوگی؟ ماں کے رحم میں کیا ہے یعنی لڑکا یا لڑکی، نیک یا بد، ذہین یا کند ذہن وغیرہ۔کوئی انسان آنے والے روز کیا عمل کرے گا؟ کسی انسان کی موت کس جگہ واقع ہوگی؟ اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

سورۂ سجدۃ

مومنانہ اور مجرمانہ کرداروں کی وضاحت

رکوع۱ ...... آیات ۱ تا ۱۱

اللہ، قرآن اور انسان کی عظمت

پہلے رکوع میں اعلان کیا گیا کہ قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے۔ اِس کا مقصدِ نزول انسانوں کی ہدایت ہے۔ اللہ نے کائنات چھ مراحل میں بنائی اور اس کائنات کا نظامِ چلا بھی وہی رہا ہے۔ انسانوں کے لیے اللہ کے سوا کوئی مددگار اور مشکل کشا نہیں۔ اللہ نے ہر شے کو بہت عمدہ بنایا اور انسانوں کو تو خاص طور پر بہترین ساخت میں پیدا کیا۔ اُس کی تخلیق کی ابتداء گارے سے کی اور پھر نطفہ سے اُس کی نسل کو جاری رکھا۔ اُس کے خاکی وجود میں اپنی روح ڈال کر اُسے عظمتوں سے سرفراز کر دیا۔ جو لوگ دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں شک میں ہیں، دراصل وہ اللہ کے سامنے حاضر ہو کر اپنے سیاہ اعمال کا حساب دینا نہیں چاہتے۔ اُنہیں سیاہ اعمال کی سزا مل کر رہے گی۔

رکوع۲ ...... آیات۱۲ تا ۲۲

مومن اور فاسق برابر نہیں ہو سکتے

دوسرے رکوع میں بیان کیا گیا کہ روزِ قیامت مجرم اللہ کے سامنے گھٹنوں کے بل گرے ہوئے فریاد کریں گے کہ ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج کر اصلاح کا موقع دیا جائے۔ اُن کی یہ التجا رد کر دی جائے گی۔ نیک بندوں کا معاملہ اِس کے برعکس ہوگا۔ وہ بندے جو اللہ کے احکام عمل کی نیت سے سنتے ہیں، اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں، تکبر نہیں کرتے، راتوں کو بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہوتے ہیں، خوف اور امید کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے دعائیں کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ جنت میں اُنہیں ایسی نعمتیں عطا فرمائے گا جن کا دنیا میں تصور کرنا ممکن ہی نہیں۔ اللہ کی نگاہ میں فاسق اور مومن ہرگز برابر نہیں۔ اللہ فاسقوں پر بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے چھوٹے عذاب بھیجتا ہے تاکہ وہ لرز جائیں اور توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیں۔ ایسے لوگ واقعی ظالم ہیں جو قرآن کی یاددہانیوں سے کوئی سبق نہ لیں۔ اللہ اِن مجرموں سے انتقام لے گا۔

رکوع ۳...... آیات۲۳ تا ۳۰

امامت کا اعزاز کسے حاصل ہوتا ہے؟

تیسرے رکوع میں بیان کیا گیا کہ اللہ نے حضرت موسیٰؑ کو بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے کتاب عطا فرمائی۔ اُن میں سے کچھ سعادت مندوں کو امامت کے منصب پر فائز کیا۔ اُنہیں یہ سعادت اِس لیے ملی کہ اُنہوں نے صبر عن الدنیا کیا۔ وہ بڑے باصلاحیت تھے اور خوب دنیا کما سکتے تھے لیکن انہوں نے اپنے اوقات کو اللہ کی کتاب کے سیکھنے اور سکھانے کے لیے وقف کر دیا۔ اُنہیں یقین تھا کہ خدمتِ کتاب سے ملنے والا اجر، دنیوی مال واسباب سے کہیں بہتر ہے۔ اللہ ہمیں بھی قرآن کی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔ آمین!

سورۂ احزاب

اہم معاشرتی احکام

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۸

دو سخت احکامِ شریعت

سورۂ احزاب میں ایسے سخت احکام دیے گئے جن کے حوالے سے کفار و منافقین کی طرف سے شدید مخالفت کا اندیشہ تھا۔ پہلے رکوع میں نبی اکرم ﷺ کو جلالی اسلوب میں تلقین کی گئی کہ آپ ﷺ احکام شریعت پر ڈٹے رہیں اور کفار و منافقین کے دباؤ کو قبول نہ کریں۔ پہلا سخت حکم یہ تھا کہ ظہار کی کوئی حیثیت نہیں۔ ظہار سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص قسم کھائے کہ میری بیوی مجھ پر ماں کی طرح حرام ہے۔ فرمایا یہ جھوٹ ہے، ایک انسان کی ماں صرف وہی ہے جس نے اسے جنم دیا ہے۔ دوسرا سخت حکم یہ تھا کہ منہ بولے بیٹے کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہر فرد کو اُس کے اصل والد کی طرف منسوب کرو۔ والد کا علم نہ ہو تو وہ دینی اعتبار سے تمہارا بھائی ہے۔ مزید فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ مومنوں کے لئے اُن کی جانوں سے بھی بڑھ کر ہیں اور ازواج مطہراتؓ مومنوں کے لیے ماں ہونے کا تقدس رکھتی ہیں۔

رکوع ۲ ...... آیات ۹ تا ۲۰

غزوۂ احزاب میں منافقوں کا طرزِ عمل

دوسرے رکوع سے غزوۂ احزاب کا تذکرہ شروع ہوا۔غزوۂ احزاب کے دوران دس ہزار کفار نے آ کر مدینہ کی چھوٹی سی بستی کو گھیر لیا تھا۔محسوس ایسے ہوتا تھا کہ اب بستی والوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اِس صورت حال میں اہلِ مدینہ پر شدید خوف طاری ہو گیا۔ اِس موقع پر منافقانہ طرز عمل بھی کھل کر سامنے آ گیا۔منافقین نے کہا کہ ہم سے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے جھوٹا وعدہ کیا تھا۔ ہمیں روم، ایران اور یمن پر فتح کے خواب دکھائے گئے تھے جبکہ آج ہم رفعِ حاجت کے لیے گھر سے باہر نہیں جا سکتے۔اِن باتوں کا مقصد مسلمانوں کو مایوس کرنا اور اُن کے حوصلے پست کرنا تھا۔ اُنہوں نے نہ صرف خود بزدلی دکھائی بلکہ دوسروں کو بھی محاذِ جنگ پر جانے سے روکا۔کیا گھروں میں رہ کر موت سے محفوظ ہو گئے؟ اللہ ہمیں منافقانہ طرزِ عمل سے محفوظ فرمائے۔آمین!

رکوع ۳ ...... آیات ۲۱ تا ۲۷

غزوۂ احزاب کے موقع پر مومنوں کا طرز عمل

تیسرے رکوع میں رہنمائی دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ بابرکت مومنوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ایسے مؤمن جو اللہ کی رضا اور آخرت کی فلاح چاہتے ہیں۔آپ واحد رسول ﷺ ہیں جو انفرادی و اجتماعی دونوں اعتبارات سے کامل نمونہ ہیں۔انفرادی اعتبار سے معاشرہ کے ہر کردار کے لیے اور اجتماعی اعتبار سے تاریخِ انسانی کا عظیم ترین اور ہمہ گیر انقلاب برپا کرنے والے کے طور پر۔ایسا انقلاب جس کے لیے جدوجہد میں معجزات کا عمل دخل نہ ہونے کے برابر ہے تا کہ بعد میں بھی لوگ آپ ﷺ کے اسوہ کی پیروی کر سکیں۔غزوۂ احزاب میں جب مومنوں نے کفار کے لشکر دیکھے تو پکار اٹھے کہ انہیں آزمائشوں کا وعدہ ہم سے اللہ اور اِس کے رسول ﷺ نے کیا تھا۔اُنہوں نے بڑی دلیری سے کفار کو خندق عبور کرنے سے روکے رکھا۔ اِس دوران چند صحابہؓ نے جامِ شہادت بھی نوش کیا اور باقی بھی یہ سعادت حاصل کرنے کیلئے بے چین تھے۔اللہ اِنہیں اِس سرفروشی کا بھرپور بدلہ عطا فرمائے گا۔کفار کے لشکروں کو ذلت آمیز شکست ہوئی۔وہ

مایوسی وحسرت کے ساتھ لوٹ گئے۔ یہود کے قبیلہ بنوقریظہ نے میثاقِ مدینہ کو توڑ کر کفار کے لشکروں سے گٹھ جوڑ کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ بھی بدترین ذلت سے دوچار ہوئے۔ کچھ قیدی بنے، کچھ قتل ہوئے اور اُن کی تمام املاک غنیمت کے طور پر مسلمانوں کو مل گئیں۔

بائیسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِہَآ اَجْرَہَا مَرَّتَیْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَہَا رِزْقًا کَرِیْمًا۝ (الاحزاب:۳۱)

بائیسویں پارے میں سورۂ احزاب کے آخری ۶ رکوع، ۶ رکوعوں کے ساتھ سورۂ سبا مکمل، ۵ رکوعوں کے ساتھ سورۂ فاطر مکمل اور سورۂ یاسین کا پہلا رکوع شامل ہیں۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۸ تا ۳۴

نبی اکرم ﷺ کی دنیا سے بیزاری

چوتھے رکوع میں ازواج مطہراتؓ سے خطاب اور اُن کے توسط سے امت کی تمام خواتین کے لیے اہم ہدایات ہیں۔ غزوۂ بنوقریظہ کے نتیجہ میں مسلمانوں کو بہت بڑی مقدار میں مال ودولت ملا اور مدینہ کے ہر گھر میں خوشحالی آ گئی۔ البتہ نبی اکرم ﷺ کے گھر میں اب بھی وہی فقر کا عالم تھا۔ ابھی چونکہ حجاب کا حکم نہیں آیا تھا لہٰذا منافقین آپ ﷺ کے گھر پر آتے اور ازواجِ مطہراتؓ کے سامنے ہمدرد بن کر فقر کی صورتِ حال پر افسوس کرتے۔ اُنہیں ترغیب دیتے کہ وہ نبی ﷺ سے دنیوی سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ کریں۔ جب ازواجؓ نے ایسا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ کو اِس پر شدید دُکھ ہوا۔ آپ ﷺ نے ایک ماہ تک اُن سے علیحدگی اختیار کیے رکھی۔ ایک ماہ بعد اُن کے سامنے دو صورتیں رکھیں۔ ایک یہ کہ اُنہیں مال ومتاع دے کر رخصت کر دیا جائے کیوں کہ نبی ﷺ کو اِن دنیوی سہولیات سے کوئی رغبت نہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر وہ اللہ، رسول ﷺ اور آخرت کی طلب گار ہیں تو پھر نبی ﷺ کے ساتھ فقر کی اِسی زندگی پر راضی رہیں۔ تمام ازواجؓ نے دُوسری صورت کو بخوشی قبول فرما لیا۔ ازواجؓ کو باور کرایا گیا کہ اُن پر اللہ کا خصوصی فضل

ہے۔اللہ نے اُنہیں اپنے حبیب ﷺ کی زوجیت میں آنے اوران کی صحبت سے براہِ راست فیض حاصل کرنے کا شرف بخشا ہے۔اگر ازواجِ ؓ نے اپنے اِس خصوصی مقام کا پاس نہ کیا تو اُن کی کوتاہی پر اللہ کی طرف سے پکڑ دو چند ہوگی۔اِسی طرح اگر اُنہوں نے اپنے خصوصی اعزاز کے شایانِ شان طرزِ عمل اختیار کیا تو اُن کو اجر بھی دوگنا دیا جائے گا۔پھر ازواج ؓ کے توسط سے تمام مومن خواتین کو ہدایات دی گئیں کہ اگر نامحرم سے گفتگو کی ضرورت پڑ جائے تو لہجہ میں نرمی سے اجتناب کیا جائے۔پورے وقار کے ساتھ گھر میں رہا جائے۔باہر نکلنے کی صورت میں پردے کا پورا اہتمام کیا جائے اور دورِ جاہلیت کی طرح زیب و زینت کی نمائش نہ کی جائے۔باقاعدگی سے نماز قائم کی جائے اور زکوٰۃ ادا کی جائے۔زندگی کے ہر معاملے میں اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی جائے۔قرآن وحدیث کی تعلیمات کو یاد رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔

رکوع ۵ ...... آیات ۳۵ تا ۴۰

منہ بولے بیٹے کی بیوی، بہو نہیں ہے

پانچویں رکوع میں مومن مردوں اور خواتین کے مطلوبہ اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔مزید ارشاد ہوا کہ کسی مومن مرد اور خاتون کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا حکم آجائے اور وہ اُس پر عمل نہ کریں۔اِس کے بعد دورِ جاہلیت کی ایک غلط روایت کی اصلاح کی گئی۔دورِ جاہلیت میں منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹا اور اُس کی بیوی کو حقیقی بہو سمجھا جاتا تھا۔اللہ اِس روایت کو توڑنا چاہتا تھا۔نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ ؓ کو منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا۔جب سورۂ احزاب کی آیت ۴ میں اِس کی ممانعت آئی تو آپ ﷺ نے اُن سے یہ رشتہ ختم کیا۔پھر اُن کی طلاق یافتہ زوجہ حضرت زینب ؓ بنت جحش سے نکاح کر کے جاہلیت کی روایت پر ضربِ کاری لگادی۔آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں، جو آ کر اِس روایت کو ختم کرتا۔بلا شبہ لوگوں کی طرف سے شدید مخالفت کا اندیشہ تھا۔لیکن اللہ نے نبی ﷺ کو متوجہ کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ صرف اللہ سے ڈرتے ہیں۔وہ لوگوں کے ڈر کی وجہ سے کسی جائز کام کو ترک نہیں کرتے۔

رکوع۶ ...... آیات ۴۱ تا ۵۲

اللہ کا خوب ذکر کرو

چھٹے رکوع میں اہلِ ایمان کو تلقین کی گئی کہ وہ اللہ کا کثرت سے ذکر کریں اور صبح و شام اُس کی تسبیح میں مشغول رہیں۔ اللہ ہر وقت اُن پر رحمتوں کا نزول فرماتا رہتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی مومنوں کے حق میں دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی شان بیان کی گئی کہ آپ ﷺ حق کی گواہی دینے والے، مومنوں کو بشارتیں دینے والے، نافرمانوں کو خبردار کرنے والے، اللہ کی طرف بلانے والے اور ہدایت کا روشن چراغ ہیں۔ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ مومنوں کو اللہ کی طرف سے بہت بڑے انعام کی خوش خبری سنادیں۔ اِس کے برعکس کافروں اور منافقوں کے دباؤ کو قبول نہ کریں اور نہ ہی اُن کی گستاخیوں اور شرارتوں سے رنجیدہ ہوں۔ اللہ پر بھروسہ کر کے حق کے مشن کو استقامت کے ساتھ جاری و ساری رکھیں۔

رکوع۷ ...... آیات ۵۳ تا ۵۸

پردہ کا حکم

ساتویں رکوع میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کے گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہوں۔ اگر بلایا جائے تو زیادہ دیر نہ بیٹھیں۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے کوئی شے مانگنی ہو تو پردہ کی اوٹ سے مانگیں۔ وضاحت کردی گئی کہ پردہ کا یہ حکم صرف نامحرم مردوں سے ہے۔ مزید فرمایا کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن امت کے لیے ماں کا درجہ رکھتی ہیں لہٰذا آپ ﷺ کے وصال کے بعد اُن سے کسی اور مرد کا نکاح ممنوع ہے۔ اعلان کیا گیا کہ اللہ ہر وقت اپنے حبیب ﷺ پر رحمتوں کا نزول فرماتا رہتا ہے۔ تمام فرشتے بھی آپ ﷺ کے حق میں دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ مومنوں کو حکم دیا گیا کہ وہ بھی نبی مکرم ﷺ کے لیے درودِ پاک کا نذرانہ پیش کرتے رہیں۔ جو بد بخت اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کا جرم کرتے ہیں وہ دراصل اللہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ ایسے گستاخوں پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔ اِسی طرح جو لوگ سچے اہلِ ایمان کو دکھ دیتے ہیں وہ بھی بہت بڑے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔

رکوع ۸...... آیات ۵۹ تا ۶۸

چہرے کے پردہ کا حکم

آٹھویں رکوع میں ازواجِ مطہرات، نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادیوں اور تمام مسلمان خواتین کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی چادر کا ایک حصہ چہرہ پر لٹکا کر اُسے چھپا لیا کریں۔ اِسی رکوع میں اعلان کیا گیا کہ گستاخانِ رسول اِسی قابل ہیں کہ اُن پر لعنت ملامت کی جائے اور اُنہیں قتل کر کے اُن کی لاشوں کے ٹکڑے کر دیے جائیں۔ روزِ قیامت جب مجرموں کے چہروں کو جہنم کی آگ میں الٹا پلٹا جائے گا تو حسرت سے فریاد کریں گے کہ اے کاش! ہم نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی پیروی کی ہوتی۔ ہم نے دنیادار بزرگوں اور قائدین کی پیروی کی جنھوں نے ہمیں گمراہ کیے رکھا۔ اے اللہ! اِن گمراہ کرنے والوں پر خوب لعنت فرما اور اُنہیں بڑھتے چڑھتے عذاب سے دوچار فرما۔

رکوع ۹...... آیات ۶۹ تا ۷۳

اللہ کے رسول ﷺ کو مت ستاؤ

نویں رکوع میں مومنوں کو نصیحت کی گئی کہ وہ اللہ کی نافرمانی سے بچیں۔ خاص طور پر زبان کی حفاظت کریں۔ زبان کی حفاظت اُن کے اعمال کو سنوارتی ہے اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ مزید فرمایا کہ اللہ نے ایک امانت کا بوجھ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر ڈالا تو وہ سب اِس امانت کے بوجھ سے خوف زدہ ہو گئے اور یہ بوجھ اٹھانے سے انکار کرنے لگے۔ البتہ انسان نے اُس بوجھ کو اٹھا لیا۔ وہ بڑا ہی ناانصاف اور نادان تھا۔ یہ امانت کیا ہے؟ غور کیا جائے کہ وہ کیا شے ہے جو انسان میں ہے اور باقی مخلوقات میں نہیں۔ یہ شے ہے اللہ کی روح جو انسان میں پھونکی گئی۔ اِس روح کے بغیر انسان نرا حیوان اور واقعی ناانصاف و نادان ہے۔ وحی کا نزول یہ روح ہی برداشت کر سکتی تھی۔ وحی آنے کے بعد انسان تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ وحی کی تعلیمات پر ایمان لانے والے جنھیں اللہ بھرپور اجر عطا فرمائے گا۔ وحی کی تعلیمات کا کھلم کھلا انکار کرنے والے کافر اور مشرک جنھیں اللہ عذاب دے گا۔ ایمان اور کفر کے درمیان کی روش اختیار کرنے والے یعنی منافق جو جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں شدید ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

سورۂ سبا

مؤثر تذکیری بیان

رکوع۱ ...... آیات۱ تا ۹

ظہورِ قیامت......قدرتِ باری تعالیٰ کا مظہر

پہلے رکوع میں عظمتِ باری تعالیٰ کے بیان کے بعد بڑے تاکیدی اسلوب میں آگاہ کیا گیا کہ قیامت برپا ہو کر رہے گی۔ اُس روز نیک بندوں کو بخشش اور عزت والے رزق سے نوازا جائے گا۔ جو لوگ اللہ کے احکام پر عمل میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں اُنہیں بدترین عذاب دیا جائے گا۔ اللہ چاہے تو فوری طور پر اُنہیں زمین میں دھنسا دے یا آسمان کو ٹکڑے کر کے اُن پر گرا دے۔ اللہ کی رحمت ہے کہ وہ انسانوں کو اصلاح کے لیے مہلت دیتا ہے۔

رکوع۲ ...... آیات۱۰ تا ۲۱

ناشکری کا انجام

دوسرے رکوع میں حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ پر اللہ کے انعامات کا تذکرہ ہے۔ اِس کے بعد قومِ سبا پر اللہ کے احسانات اور اُس کی ناشکری کی داستان ہے۔ اللہ نے اِس قومِ کو وسیع و عریض باغات کے دو سلسلے عطا کیے تھے۔ ان باغات میں کثرت سے پھل آتے تھے۔ اُنہوں نے ناشکری کی اور اللہ نے ایک سیلاب کے ذریعہ اُن کے باغات اجاڑ دیے۔ تجارتی اعتبار سے وہ یمن سے لے کر فلسطین تک سفر کرتے تھے۔ طویل تجارتی شاہراہ پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ایسی بستیاں تھیں جہاں سے وہ ضروریاتِ زندگی حاصل کر لیتے اور آرام بھی کر لیتے۔ اُنہوں نے ناشکری کرتے ہوئے خواہش کی کہ اُن کے سفر کی منزلیں طویل ہو جائیں تا کہ سفر میں کچھ خطرات (Adventures) کا سامنا ہو۔ خطرات کا سامنا کر کے جب وہ منزل پر پہنچیں گے تو خوب لطف آئے گا۔ اللہ نے اُنہیں ایسی سزا دی کہ تجارتی راستوں پر دوسری قوموں کی اجارہ داری قائم ہو گئی۔ قومِ سبا کو اپنے علاقے چھوڑ کر منتشر ہونا پڑا۔ اب تاریخ میں اُن کا ذکر محض افسانوں کی صورت میں باقی رہ گیا ہے۔ اللہ ہمیں ناشکری کی روش سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

رکوع ۳...... آیات ۲۲ تا ۳۰

نبی اکرم ﷺ رسولِ کامل ہیں

تیسرے رکوع میں بیان کیا گیا کہ مشرکینِ مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دے کر اُن سے دعائیں کرتے ہیں۔ واضح کیا گیا کہ فرشتے اللہ کی عاجز مخلوق ہیں۔ اُن کا آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور کائنات کا نظام چلانے میں کوئی اختیار نہیں۔ اللہ کی اجازت کے بغیر اُن میں سے کسی کی شفاعت فائدہ مند نہ ہوگی۔ مزید ارشاد ہوا کہ نبی اکرم ﷺ تمام انسانوں کی طرف رسول ہیں۔ آپ ﷺ کی رسالت پورے کرۂ ارضی کے لیے ہے اور قیامت تک جاری و ساری رہے گی۔ اِسی لیے آپ ﷺ رسولِ کامل ہیں۔

رکوع ۴ ...... آیات ۳۱ تا ۳۶

دنیادار قائدین کی پیروی کا انجام

چوتھے رکوع میں قیامت کا ایک منظر دکھایا گیا۔ روزِ قیامت دنیادار مذہبی وسیاسی قائدین کے پیروکار اُن سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم سیدھی راہ پر ہوتے۔ گمراہ کرنے والے قائدین کہیں گے کہ ہمیں تم پر کوئی اختیار حاصل نہ تھا۔ تم خود جرائم کی لذت کے مزے جاری رکھنا چاہتے تھے اور اِس کے لیے جواز کی تلاش میں تھے۔ پیروکار کہیں گے کہ ہرگز نہیں بلکہ تم نئے نئے دلائل اور جواز پیش کر کے گمراہ کن نظریات اور مشرکانہ عقائد کو ہمارے ذہنوں میں پکا کر رہے تھے۔ اب وہ اپنے کیے پر پشیمان ہوں گے لیکن قیامت کے روز یہ ندامت فائدہ مند نہ ہوگی۔ گمراہ کرنے والے قائدین اور اُن کے پیروکار جہنم کی آگ میں جلتے رہیں گے۔ اللہ ہمیں نیک لوگوں کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۵...... آیات ۳۷ تا ۴۵

اللہ کی قربت مال واولاد سے نہیں، نیکیوں سے ملتی ہے

پانچویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ کی قربت مال واولاد سے نہیں، نیکیوں سے ملتی ہے۔ دولت کی فراوانی اور کثرتِ اولاد کو اللہ کے راضی ہونے کی علامت مت سمجھو۔ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہے۔ جو لوگ احکاماتِ الٰہی کی تبلیغ اور نفاذ میں رکاوٹ ڈالتے ہیں وہ برباد ہوں گے۔ جو لوگ مال کو بھلائی کے فروغ کے لیے لگاتے ہیں عنقریب اِس کا کئی گنا اَجر پائیں گے۔ روزِ قیامت اللہ

فرشتوں سے پوچھے گا کہ کیا مشرکین تمہیں خدا کی بیٹیاں قرار دے کر تمہاری عبادت کرتے تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ نہیں بلکہ وہ شیطانوں کی عبادت یعنی اطاعت کرتے تھے۔ شیطانوں نے مشرکین کو مشرکانہ تصورات سکھائے اور اُنہوں نے یہ تصورات قبول کر کے شرک جیسے سنگین جرم کا ارتکاب کیا۔ ماضی میں یہ جرم کرنے والے انتہائی طاقتور تھے لیکن اللہ کی پکڑ نے آخر کار اُنہیں تباہ کر دیا۔ مکہ والوں کی طاقت تو سابقہ مجرموں کی طاقت کا عشرِ عشیر بھی نہیں۔

رکوع۶ ...... آیات ۴۶ تا ۵۴

سمجھانے کا دلسوز اسلوب

چھٹے رکوع میں مشرکینِ مکہ کو بڑی دل سوزی کے ساتھ دعوت دی گئی کہ وہ غور کریں کہ نبی اکرم ﷺ ہرگز مجنون نہیں ہیں۔ وہ تو تمہیں دردناک عذاب سے بچانا چاہتے ہیں۔ اُن کی دعوت بے غرض ہے۔ وہ تو اظہارِ عاجزی کر رہے ہیں کہ اگر میں بالفرض سیدھی راہ پر نہیں تو اِس میں میرے نفس کا قصور ہے۔ اِس کے برعکس اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ اللہ کی عطا کردہ وحی کا فیض ہے۔ ڈرو اُس وقت سے جب کوئی آفت اچانک تمہیں آ گھیرے گی۔ اُس وقت تم لرزتے ہوئے کہو گے کہ ہم نے حق قبول کر لیا۔ لیکن اُس وقت حق کی قبولیت اور اُس کا ساتھ دینے کا وقت گزر چکا ہوگا۔ پھر تمہارا حشر وہی ہوگا جو اُن مجرموں کا ہوا جو ماضی میں گزرے ہیں۔

سورۂ فاطر

عظمتِ باری تعالیٰ کا بیان

رکوع۱ ...... آیات ۱ تا ۷

اللہ کی قدرت کے مظاہر

پہلے رکوع میں میں اللہ کی قدرت بیان کی گئی کہ اگر وہ اپنی رحمت کا فیض جاری فرما دے تو اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور اگر اپنی رحمت کا دروازہ بند کر دے تو اُسے کوئی کھول نہیں سکتا۔ وہی ہر شے کا خالق اور رازق ہے۔ روزِ قیامت وہی تمام معاملات کا فیصلہ فرمائے گا۔ لوگو! دنیا کی رعنائیوں میں کھو کر آخرت کو بھول نہ جانا۔ ایسا نہ ہو کہ شیطان اللہ کی رحمت کا احساس دلا کر تمہیں گناہوں پر جری کر دے۔ بلا شبہ اللہ غفور و رحیم ہے لیکن وہ نافرمانیوں پر سزا دینے والا بھی ہے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۸ تا ۱۴

عزت قرآن کے ذریعہ ملے گی

دوسرے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ عزت کل کی کل اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جو عزت حاصل کرنا چاہے اُسے چاہیے کہ اللہ کا عطا کردہ پاکیزہ نظریہ قبول کرے اور اِس نظریہ کی سربلندی کے لیے بھرپور جدوجہد کرے۔ اللہ کا عطا کردہ پاکیزہ نظریہ قرآنِ حکیم ہے۔ اگر قرآنِ حکیم کو سمجھا جائے، اُس پر عمل کیا جائے، اُس کی دعوت کو پھیلایا جائے اور اُس کی تعلیمات کے نفاذ کے لیے تن من دھن لگایا جائے تو اللہ ایسا کرنے والے سعادت مندوں کو ضرور سرخرو فرمائے گا۔ اِس کے برعکس جو لوگ اللہ کی کتاب کی ناقدری کرتے ہیں اور اُس کی تعلیمات کو جاری وساری ہونے سے روکتے ہیں وہ ذلیل اور رسوا ہو کر رہیں گے۔ اللہ ہی کل اختیار رکھتا ہے۔ اللہ کے سوا جن معبودوں کو پکارا جا رہا ہے وہ تو ایک کھجور کی گٹھلی سے لپٹی ہوئی جھلی کا اختیار بھی نہیں رکھتے۔

رکوع ۳ ...... آیات ۱۵ تا ۲۶

اللہ غنی اور ہم فقیر ہیں

تیسرے رکوع میں بندوں کو اُن کی اوقات بتائی گئی ہے۔ تمام انسان اللہ کے در کے فقیر ہیں جبکہ اللہ تمام مخلوقات سے غنی ہے۔ وہ جب چاہے کسی قوم کو ہلاک کردے اور اُس کی جگہ کسی اور کو دنیا کی نعمتوں کا امین بنادے۔ روزِ قیامت ہر انسان اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اپنے عمل کا بدلہ پائے گا۔ کوئی کسی کے گناہوں کا بوجھ نہ اٹھا سکے گا۔ اِن حقائق سے سبق وہ حاصل کرے گا جس کا ضمیر زندہ ہو۔ جو اللہ سے ڈرنے والا، نماز قائم کرنے والا اور اپنے کردار کی اصلاح کرنے والا ہو۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۷ تا ۳۷

اللہ کی قدرت کا حسین کرشمہ...... کائنات کی رنگارنگی

چوتھے رکوع میں بیان کیا گیا کہ اللہ نے میوے، پھل، پہاڑ، انسان اور دیگر جاندار طرح طرح کے رنگوں میں پیدا فرما کر کائنات کو کیا خوب رونق بخشی ہے۔ علمِ حقیقت رکھنے والے تو اللہ کی قدرتوں کے احساس سے لرزتے رہتے ہیں۔ پھر پیروی کی نیت سے تلاوتِ قرآن کرنے والے، نماز کے ذریعہ اللہ سے لو لگانے والے اور ظاہر و پوشیدہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے، ایسی تجارت کر رہے

ہیں جس میں نقصان ہے ہی نہیں۔قرآن پر ایمان لانے کی توفیق کسی کسی کو دی گئی ہے۔اُن میں سے کچھ غافل ہیں، کچھ کا معاملہ بین بین ہے اور کچھ نیکیوں میں سبقت کر رہے ہیں۔ بلا شبہ یہ طرزِ عمل اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔اللہ اُنہیں جنت کے حسین باغات عطا فرمائے گا۔جو بدنصیب قرآن کی ناقدری کر رہے ہیں، اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ وہ اللہ سے فریاد کریں گے کہ ہمیں دنیا میں دوبارہ بھیج دے تاکہ اپنی بے عملیوں کی تلافی کرسکیں۔ جواب دیا جائے گا کہ تمہیں دنیا میں اتنی عمر دی گئی تھی کہ تم اپنی اصلاح کر سکتے تھے۔اب اپنے کیے کا مزہ چکھتے رہو۔

رکوع ۵...... آیات ۳۸ تا ۴۵

گھاٹے کا سودا مت کرو

پانچویں رکوع میں واضح کیا گیا کہ اللہ کائنات کے ہر راز سے واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ انسانوں کے سینوں میں کیا راز پوشیدہ ہیں؟ اُسی نے کائنات میں انسانوں کو عارضی اختیار دیا ہے۔ایسے لوگ بدبخت ہیں جو اِس اختیار کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ اِس طرزِ عمل سے وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے بلکہ اپنے لیے ہی گھاٹے کا سودا کر رہے ہیں۔ اِن سے پہلے کئی طاقتور قومیں آئیں، کیا اُنہوں نے اللہ کو عاجز کیا؟ جب وہ حد سے بڑھنے لگیں تو اللہ نے اُن کو ملیامیٹ کر دیا۔

سورۂ یاسین

قرآنِ حکیم کا دل

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۲

حکمت بھرا قرآن آپ ﷺ کی رسالت پر گواہ ہے

پہلے رکوع میں اعلان کیا گیا کہ حکمت بھرا قرآن پیش کرنا نبی اکرم ﷺ کی رسالت کا واضح ثبوت ہے۔اللہ نے آپ ﷺ کو ایک غافل قوم کی طرف خبردار کرنے کے لیے بھیجا ہے۔البتہ اُن میں سے اکثر ایمان نہیں لائیں گے۔وہ تکبر کی آخری حد تک پہنچ گئے ہیں۔نہ وہ ماضی کی عبرت ناک داستانوں سے سبق لے رہے ہیں اور نہ ہی سامنے موجود قدرت کی بے شمار نشانیوں سے یاددہانی حاصل کر رہے ہیں۔ ہدایت وہی حاصل کرے گا جو پیروی کی نیت سے حق کو سنے۔ایسے لوگوں کے دل اللہ کے خوف سے لرزتے ہیں۔اُن کے لیے بخشش ہے اور عزت والا اَجر بھی۔